تجزیہ موجود ہے۔

’’گلوبل کلچر‘ امکانات‘ خطرات‘‘ میں مرزا صاحب نے سرمایہ داری نظام‘ کلب کلچر‘ اور انگریزی زبان کو اقتدار دلانے کی کوششوں کا جائزہ لیا ہے۔ اس میں خاصے کی چیز ’’تہذیبوں کا تصادم ___ مقاصد اور محرکات‘‘ ہے۔ عراق پر جس طرح حملہ کیا گیا اور اس سے پہلے عرب دنیا میں جس طرح بادشاہتوں کی سرپرستی کی گئی اور اُس کے جو سنگین اثرات مرتب ہوئے وہ اس باب کا موضوع ہیں۔

یہ عظیم الشان‘ وقیع اور جان دار تہذیبی محاکے‘ ہر تعلیمی ادارے‘ ہر فکری مرکز اور دین اسلام سے محبت و تعلق رکھنے والے ہر شخص کی میز پر ہونا چاہییں۔ (محمد ایوب منیر)

فرینڈلی فائر‘ نگہت سیما۔ ناشر: الجاہد پبلشرز‘ ۴-دین پلازہ‘ جی ٹی روڈ‘ گوجرانوالہ۔ صفحات: ۲۶۸۔ قیمت: ۱۴۰ روپے۔

محترمہ نگہت سیما صاحبہ نے بچوں کے لیے کہانیاں لکھنے سے آغاز کیا۔ اسکول کے زمانے میں اخبار میں ایک ویت نامی بچے کی تصویر دیکھی جو زمین پر اوندھے منہ گرا ہوا تھا اور ایک امریکن فوجی اسے ٹھوکریں مار رہا تھا۔ وہ بچہ مصنفہ کی عمر کا تھا۔ اسکول کی اس طالبہ نے اس بچے کا دکھ اپنا بنالیا اور کہانی لکھی ’’وانگ ھو کی کہانی‘‘۔ یہاں سے ان کے قلمی سفر کے ایک نئے مرحلے کا آغاز ہوا۔ ’’مسجد اقصیٰ کی کہانی‘‘ ان کی دوسری کہانی تھی۔ نوحہ گری کا یہ سفر فلسطین‘ مشرقی پاکستان‘ افغانستان‘ کشمیر اور بوسنیا سے ہوتا ہوا اب عراق تک آن پہنچا ہے۔

زیرنظر کتاب ان کے پانچ افسانوں کا مجموعہ ہے۔ ’’دانہ و دام کی کہانی‘‘ اس کتاب کا پہلا طویل افسانہ ہے جو ناولٹ کہلانے کا زیادہ حق دار ہے۔ ایک کالم نویس کی کہانی جس کا قلم عراق کی حکایت خونچکاں کے سوا کچھ اور لکھنے سے انکاری ہے۔ اس کا ایڈیٹر شکوہ کرتا ہی رہ جاتا ہے۔ ایک بیٹی کی کہانی‘ جس کی ماں کو ایک یہودی این جی او کی سربراہی سے فرصت نہیں‘ جو تنہائی اور سرطان کے مرض کا شکار لحہ لحہ موت کی طرف بڑھ رہی ہے۔ جب ماں کی آنکھیں کھلتی ہیں تو کرنے کو کچھ نہیں رہا۔ یہ محب اللہ کی کہانی ہے جو سرتاپا محبِ وطن تھا‘ جو وانا سے آتی تشویش ناک خبروں سے